علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

مضمون : کتب خانوں کی تاریخ بحوالہ پاکستان

سطح : بی۔اے

کوڈ : 466

مشق : 01

سمسٹر : بہار2025ء

سوال نمبر:1 عہد قدیم میں ذرائع تحریر و مواد پر تفصیلی مضمون لکھیں۔

جواب

ذرائع تحریر و مواد پر سیر حاصل بحث:

ذرائع تحریر عام طور پر عہد قدیم میں استعمال ہوئے ہیں اس کے بعد ترقی ہوئی۔تو آج کل کاغذ استعمال ہو رہا ہے۔

ا۔پتھر: انسانی تہذیب کی پہلی تحریر پتھروں پر کنندہ ہے۔دنوں کا حساب رکھنے کے لئے کوئلے کے ٹکڑوں، چونے سے دیواروں پر لکیریں کھینچ کر دنوں کا حساب رکھا۔نوک دار پتھروں سے جانوروں درختوں کی شکلوں سے اپنی خوشی، غم یا خوف کے جذبات کا اظہار کیا گویا خیالات کو ظاہر کرنے کا پہلا ذریعہ تحریر پتھر تھا کسی بھی چیز پر کوئلے، چونے سے لکھ کر اس کو نوک دار اشیاء سے کھرچ لیا جاتا اور اس کو تختی کی شکل دی جاتی پھر رنگ گہرا کر کے اس میں رنگ بھر دیا جاتا تھا۔

۲۔جانوروں کی ہڈیاں: شکار کے ذریعے بڑے بڑے جانوروں کی ہڈیاں انسان کو میسر آئیں مثلاً ہاتھی دانت جو سفید اور دستیاب تھے۔چاقو کی نوک سے اس پر نقش بنانا آسان تھا۔چنانچہ جانوروں کی ہڈیوں کو بھی ذریعہ تحریر کے طور پر استعمال کیا۔ان پر اشکال اور تحریر کو محفوظ کیا گیا۔ان کو عام طور پر آری کے ذریعے کاٹ کر ایک ہی لمبائی سے کاٹ لیا جاتا۔پھر ان ہڈیوں کو پالش کر لیا جاتا۔پھر ان پر روغن کر کے سطریں ڈالی جاتیں۔پھر پانی، تیل اور روشنائی سے سیاہی بنا کر اس پر لکھا جاتا۔

۳۔مٹی کی تختیاں: گیلی مٹی کو گوندھ کر خصوصاً چکنی مٹی کو اس کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بنا لئے جاتے۔یہ ٹکڑے مستطیل یا چوکور ہوتے ان کے ایک جانب دستہ بنا لیا جاتا۔نوکدار چیز سے اس پر نقوش کندہ کر لیے جاتے پھر دھوپ میں خشک کر کے رکھ لیا جاتا۔پھر ان تختیوں کو آگ میں پکا کر مزید پکا کر لیا جاتا۔

۴۔درختوں کی چھال اور پتے: بام کے پتے ناریل کے پتوں کی طرح بڑے اور چوڑے ہوتے ہیں۔ہندوستان، سری لنکا اور آسام میں بکثرت پائے جاتے ہیں۔انہیں ذرائع تحریر کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔ایک جسامت کے پتے کاٹ کر بنا لیے جاتے۔پھر نوکدار قلم سے نشانات تصاویر بناتے تھے نوک کی وجہ سے سبز مادہ خالی ہو جاتا بعد میں ان نشانات پر سیاہی یا رنگ پھیر کر واضح کر لیا جاتا۔پھر ان میں ڈوری ڈال کر ترتیب وار رکھ لیا جاتا تھا۔

۵۔پیپرس: یہ نرسلی کاغذ کہلاتا ہے۔یہ ذریعہ مصر کی ایجاد ہے دریائے نیل کے کنارے نرسل کی طرح پودے بکثرت اگتے تھے ان کے تنوں کو کاٹ کر مستطیل پٹیاں بنا لی جاتی تھیں پھر ان کو قطار در قطار رکھ لیا جاتا تھا۔پھر انہیں لیس دار مادہ جوڑ لیا جاتا تھا اور کوٹ کر ہموار کر لی جاتی تھی۔پھر ان تیار شدہ ٹکڑوں کو جوڑ کر بڑا ٹکڑا تیار کر لیا جاتا تھا پھر اس پر ایک آمیزہ پھیر کر اس کی سطح کو چکنا کر لیا جاتا اس پر برش کے ذریعے روشنائی سے تحریر کی جاتی۔سکندریہ کے مشہور عالم کتب خانہ میں پیپرس رولز پر کتابیں آج بھی محفوظ ہیں۔لیکن یہ جلد خراب ہو جاتا تھا۔اور پھٹ بھی جاتا تھا۔بعد میں ان کی اونچائی اور چوڑائی سولہ انچ کر دی گئی چھوٹے رولز بھی بنائے جاتے اور ان پر کالموں کی شکل میں لکھائی کی جاتی تھی اور چکنی سطح کو سیدھی طرف خیال کیا جاتا تھا۔ایک سطر قریباً ۳۸ حروف ہوتے تھے۔گھریلو حساب، خط اور سرکاری احکامات لکھے جاتے تھے۔

۶۔چرم یا رچمنٹ: بھیڑ یا بکری کی کھال کے ٹکڑے چرم کہلاتے ہیں اسے بھی تحریر کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔یہ روم کی ایجاد ہیں۔پہلے کھال کو صاف کیا جاتا۔پھر اسے نمکیات سے دھو کر سکھایا جاتا۔پھر چاقو سے برابر حصے کاٹ لیے جاتے اور نوکدار قلم سے تحریر کندہ کی جاتی۔

۷۔جھلی یا ویلیم: ویلم تقریباً چھ ہفتہ کی عمر کے بچھڑے کی کھال کو صاف کر کے چونے کے محلول سے محفوظ بنایا جاتا تھا۔جبکہ جھلی کو مادہ بھیڑ یا اس کے بچے کی کھال سے بنایا جاتا تھا۔ان کو صاف کر کے چونے کے پانی سے صاف کیا جاتا اور محفوظ کیا جاتا۔یہ قیمتی مخطوطات اور ان کی خوشنما جلد سازی کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔جھلی پر تحریر روشنائی کے ذریعہ کی جاتی۔اس روشنائی میں رنگوں کا استعمال کیا جاتا تھا۔سونے کی تحریر کو مطلت اور چاندی کی تحریر کو مجلد کہتے تھے۔

۸۔کپڑا: تحریر کے ارتقاء کے ساتھ ساتھ ذرائع تحریر میں بھی ارتقاء ہوا۔جانوروں کی کھالیں بڑی تعداد میں دستیاب نہیں ہوتی تھیں پھر ان پر کافی محنت کے بعد تحریر

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، ایف اے اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

کی جاتی تھی۔ بعد میں کپڑے کی ایجاد سے تحریر میں آسانی ہوئی جس سے وقت اور لاگت کی بچت ہوئی۔ مضبوط تھا اور اس پر تحریر کرنا بھی مشکل نہ تھا۔ ایک مستطیل کپڑے کا ٹکڑا لے کر چاروں کونے لکڑی سے ٹانک دیئے جاتے تھے۔ پھر اس پر تحریر کر کے لکھ لیا جاتا۔ خشک ہونے پر لکڑی لپیٹ کر رکھ لیتے تحریر اوپر سے نیچے کی طرف ہوتی تھی۔

مواد کا استعمال: مٹی کی تختیوں پر تحریروں کو آشور بنی پال کے کتب خانوں سے منسوب کیا جاتا ہے۔ کیٹلاگ دستیاب تھا۔ اور مطالعہ کی عام اجازت تھی۔ استعمال کے لحاظ سے قاری پہلے کیٹلاگ کا مطالعہ کرتا ہوگا اور پھر اسی ترتیب سے رکھی گئی تختیوں میں سے مطلوبہ تختی تلاش کرتا ہوگا۔

مصر میں پیپرس رولز استعمال ہوتے تھے لہذا گول کر کے پرچی چپکا دی جاتی تھی۔ جس پر کتاب کا نام لکھا ہوتا تھا۔ قاری پڑھ کر کتاب نکال لیتا تھا جو کہ کتب خانے کا نگران نکالتا تھا۔ پڑھنے اور نقل کی سہولت موجود تھی۔

روم میں چرمی وجلی نما کتب کی گراں قدر تعداد موجود تھی کتابیں اپنے موضوعات کے اعتبار سے ترتیب دی جاتی تھیں۔ مصر وروم میں بھی ہزاروں کتابوں اور رسالوں کے رول بنائے گئے۔ سکندریہ کے کتب خانہ کا کیٹلاگ تاریخ میں مذکور ہے یہ پناکس کے نام سے مشہور ہوا یہ آٹھ بڑے موضوعات پر مبنی تھا۔ یونان اور روم میں کتابیں بادشاہ، علما وفضلاء استعمال کرتے تھے۔ روم میں ذاتی کے ساتھ ساتھ عام کتب خانے بھی قائم ہو گئے تھے۔ ان کتب خانوں کو عام قاری بھی استعمال کرتے تھے۔ عوامی کتب خانوں کی بہتات صرف اسلامی دور میں ہوئی۔

مواد کا حصول وذخیرہ: مواد کی ذخیرہ اندوزی پر خصوصی توجہ دی جاتی۔

۱۔ قلمی کتابیں جہاں سے بھی دستیاب ہوتیں خرید لی جاتیں۔
۲۔ رومی سردار فتح کے بعد کتب خانوں کو لوٹ لیتے اور اپنے کتب خانے میں شامل کر لیتے۔
۳۔ ایک نسخے کی کئی نقلیں بیک وقت تیار کرائی جاتیں۔ ایک کمرہ میں غلاموں کو اکٹھا کر لیا جاتا ایک شخص بولتا جاتا اور دوسرے لکھتے جاتے۔
۴۔ امراء بادشاہوں کو خوش کرنے کے لئے بھی نادر نسخے بطور تحفہ پیش کرتے۔
۵۔ دوسری زبانوں سے ملکی زبان میں ترجمہ کرائے جاتے۔
۶۔ کتابیں نقل کے لئے بھی لی جاتی تھیں۔

کتابیں موضوع کے اعتبار سے ترتیب دی جاتی تھیں۔ پھر ہر موضوع کے تحت ترتیب یا تو مصنف وار ہوتی یا زمانہ تحریر کے اعتبار سے گویا درجہ بند اور مصنفی ترتیب کا رواج تھا۔ ذخیرہ کو پانی، آگ، کیڑوں اور انسانوں کی دست بروسے محفوظ رکھنے کا معقول انتظام کیا جاتا تھا۔

سوال نمبر 2: کتب خانہ کی ابتداء کیسے ہوئی؟ سمیر، بابل، شام، مصر اور یونان میں بننے والے کتب خانوں کے بارے تحریر کریں۔ (15)

جواب: کتب خانوں کی ابتدا کب اور کہاں ہوئی: کتب خانے اپنے ابتدائی دور میں ایک سادہ ادارہ تھے۔ جہاں کتابیں مناسب ترتیب میں محفوظ رکھی جاتیں۔ کتب خانے ایک مہذب سماج کا لازوال عنصر ہیں۔ یہ سماجی ضروریات کے تحت وجود میں آتے ہیں اور خاص ماحول میں ترقی پاتے ہیں۔ اگر یہ ماحول میسر نہ آئے تو فنا ہو جاتے ہیں۔

کتب خانہ کی تعریف: کتب کتاب کی جمع ہے اور خانہ کتاب رکھنے کی جگہ کو کہتے ہیں یعنی کتب خانہ ایسی جگہ ہے جہاں کتب کو رکھا جاتا تھا۔

۱۔ ایسی جگہ جہاں کتابیں برائے مطالعہ یا حوالہ رکھی جائیں کتب خانہ ہے۔ یعنی صرف کتابوں کا ترتیب سے ہونا ہی کافی نہیں مطالعہ، حوالہ اور جاری کروانے کی سہولت ضروری ہے۔
۲۔ انیسویں صدی میں یوں تعریف کی گئی۔

"ایسی عمارت کمرہ یا کمروں کا مجموعہ جس میں کتابیں برائے استعمال رکھی گئی ہوں اور عوام الناس کے لئے ہوں"۔ گویا یہ عوامی کتب خانے کی تعریف ہو گئی اگر کتب خانے سے پہلے سکول یا کالج کا لفظ لگا دیا جائے تو مطلب خاص قسم کا کتب خانہ ہوگا۔ جو سکول یا کالج میں قائم کیا گیا ہو۔

کتب خانے کی ضرورت: تحریری مواد کو محفوظ رکھنے اور استعمال میں لانے کے لئے کتب خانے کی ضرورت محسوس ہوئی اور یہ تہذیب کی علامت ہیں۔

۱۔ کتب خانے ان معاشروں میں بنے۔ جہاں سیاسی وثقافتی ارتقاء ہوا وہیں علم کی حفاظت ترسیل اور اضافہ کی ضرورت محسوس کی گئی۔
۲۔ پرسکون معاشروں میں کتب خانے قائم ہوئے۔
۳۔ کتب خانے وہاں بنے جہاں ذرائع موجود تھے۔ فرصت بھی تھی اور ضرورت بھی، فنون لطیفہ کے ساتھ علم وعلوم کو بھی فروغ ملا۔
۴۔ کتب خانے ان ادوار میں قائم ہوئے جب دانشورانہ اور تحقیقی سرگرمیاں بڑے پیمانے پر جاری تھیں۔
۵۔ ان علاقوں میں قائم ہوئے جہاں اچھے شہریوں کی ضرورت تھی اور علمی نشوونما کے لئے کتب خانے ضروری تھے۔
۶۔ علمی نشاۃ ثانیہ کے دور میں جب مخطوطات اور ان تک رسائی کی ضرورت محسوس کی گئی۔

کاشف اکیڈمی 03345504551 Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

۷۔ اداروں اور ملازمتوں کے استحکام کے لئے مسلسل مطالعہ کی ضرورت محسوس کی گئی۔

۸۔ ان علاقوں میں جہاں شہری زندگی آسانیاں میسر تھیں۔

۹۔ جب معاشرتی استحکام حاصل ہوا تو کتب خانے قائم ہوئے۔

۱۰۔ جب اقتصادی ارتقاء قومی ترقی اور معیار کا انحصار علم پر ہوا تو وہاں معلومات کی ترسیل کیلئے کتب خانے قائم ہوئے۔

کتب خانے کی ابتداء: تہذیب وتمدن کا آغاز ساحلی علاقوں میں بسنے والوں نے کیا۔ آب و ہوا خوشگوار تھی۔ زراعت کے مواقع میسر تھے۔ چراگاہیں سرسبز تھیں اس لئے خانہ بدوش قبائل جہاں آباد ہوگئے پانی سبزہ اور خوراک کی دستیابی کی وجہ سے مستقل رہائش کا طریقہ اپنایا گیا۔ مختلف قبائل پروان چڑھے۔ قبیلوں کے اشتراک سے گاؤں بنے۔ قیادت کا آغاز ہوا گاؤں مل کر شہر بنے شہروں میں تجارت، صنعت وحرفت کے مواقع زیادہ تھے۔ اس لئے شہر بننے اور بڑھنے لگے کتب خانوں کی ابتدا بھی شہروں کے وجود میں آنے سے ہوئی۔

۱۔سمیر: ۳۵۰۰ قبل مسیح میں شہری آبادی نے ترتیب وتنظیم کی اور تحریر اور روزمرہ کے کاموں میں سہولت کا ذریعہ بنی تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ قدیم ترین تہذیب سمیری تہذیب ہے۔ اور یہ قدیم ترین زبان ہے۔ اس تحریر میں خط تصویر کا استعمال کیا گیا۔ جو مٹی کی تختیوں پر موجود تھیں۔ ۲۷۰۰ قبل مسیح میں سمیریوں نے سب سے پہلے کتب خانہ قائم کیا۔

۲۔بابل: تصویروں کے ذریعے تحریر میں سیکھنے کا عمل سست تھا۔ کیونکہ تصویر ایک اشارہ تھی۔ اس کی کوئی آواز نہیں تھی۔ اشکال کے ساتھ آواز کا اضافہ بابل کی تہذیب میں کیا گیا۔ بابلی زبان صوتی اثرات بھی رکھتی تھی۔ بابل میں قدیم ترین کتب خانہ بورسیا کا سراغ ملتا ہے۔ اس کتب خانہ میں مٹی کی تختیاں موضوعی ترتیب سے رکھی جاتی تھیں۔ آشور بنی پال کا کتب خانہ ۶۲۶ تا ۶۶۸ ق م میں قائم ہوا۔ دروازوں پر ان تختیوں کا کیٹلاگ بھی کندہ کیا جاتا تھا۔

۳۔شام: دوہزار ق م کے تقریباً وسط میں شام کے ساحلی علاقوں سے تحریر کا ایک نیا انداز اپنایا گیا۔ جسے خط پیکانی کہا جاتا تھا۔ یہ نظام تحریر حروف تہجی سے ملتا جلتا تھا۔ اسے یاد کرنا بھی آسان تھا اور لکھنا بھی۔

۴۔مصر: مصر سے دستیاب قدیم ترین تحریر ۴۰۰۰ ق م کی ہے۔ مصری ہیروغلیفی خط میں تحریر کرتے تھے۔ یہ بھی پیچیدہ تحریر تھی۔ اس لئے روزمرہ کی ضروریات پوری کرنے کے لئے ہیراطیقی خط وجود میں آیا۔ مصر کا قدیم ترین کتب خانہ معبدگاہ کا تھا۔ جس کا ذکر بادشاہ خوخو کے نام سے ملتا ہے۔ دوسرا اہرام مصر کے معمار خیفر کے کتب خانہ کا ہے۔ ایڈصغر کی عبادت کا ایک کمرہ کتب خانہ کے لئے مخصوص تھا۔ رعمسیس ثانی کا کتب خانہ ۱۴۵۰ ق م میں قائم ہوا۔ اس میں بیس ہزار کتب تھیں اور اس دور کا سب بڑا کتب خانہ تھا۔

۵۔یونان: یونان میں ۶ صدی ق م میں کتب خانوں کا وجود ضرور تھا۔ ارسطو کے کتب خانہ کا ذکر ملتا ہے۔ کتب خانوں کی اکثریت سکندریہ اور پرگامم کے شہروں میں تھی۔ سکندریہ کا کتب خانہ ۱۸۰ء میں قائم ہوا۔ ۳۸۰۔۳۰۵ ق م میں بطلیموس نے ایک عجائب گھر کی بنیاد ڈالی اس میں ایک کتب خانہ تھا۔ اسے میوزیان کہتے ہیں۔ شائد اسی سے لفظ میوزیم بنا۔ ۱۰۰ ق م تک ذخیرہ کتب سات لاکھ جلدوں تک پہنچ گیا۔ دوسرا اہم کتب خانہ سہراپیم کہلاتا ہے۔ اس میں بھی ۴۲۸۰۰ قلمی کتابیں تھیں۔

پرگامم کا کتب خانہ ۲۰۰ ق م میں قائم ہوا یہاں بھی قلمی کتابیں حاصل کی گئیں۔ کہا جاتا ہے یہاں بیس لاکھ کتابیں تھیں۔ جو بعد میں سہراپیم میں ضم ہوگئیں۔

۵۔روم: اہل روم میں ذاتی کتب خانوں کا رواج تھا۔ رومی فوجی جرنیل جب کوئی ملک یا علاقہ فتح کرتے تو مال غنیمت میں کتب خانے سمیت لاتے۔ ۸۶ ق م میں جب ایتھنز پر قبضہ کیا تو ارسطو کا کتب خانہ اس کے تصرف میں آیا۔ اسی طرح سیسرو کے ہر محل میں ایک کتب خانے کا ذکر ملتا ہے۔ اس دور میں مخطوطات کی نقل کا کام

تیزی سے ہوا۔ ۲۰۰ تک روم میں ۲۵ سے زائد عوامی کتب خانے نیست ونابود ہوگئے جب کہ مشرقی مصر قائم رہا۔ غیر مذہبی علوم اپنائے گئے اور مذہبی علوم خانقاہوں تک محدود ہوکر رہ گئے۔

سوال نمبر3: کتب خانہ سکندریہ پر مفصل تحریر کریں۔

جواب۔

کتب خانہ اسکندریہ

اس عظیم کتب خانے کی بنیاد بطلیموسی فرمانروا ''سوتر اول نے اسکندریہ (مصر) کے مقام پر رکھی لیکن اس کے لڑکے ''فیلا ڈلفس کی علم پروری اور کتابوں سے دلچسپی نے کتب خانہ اسکندریہ کو جلد ہی اس قابل بنادیا کہ ایتھنز کی علمی وثقافتی مرکزیت وہاں سمٹ آئی۔ اصحاب علم وفضل دور دور سے اس علمی مرکز کی طرف جوق در جوق کھچے چلے آتے تھے۔ کتب کانہ اسکندریہ کا قیام بھی نینوا کے کتب خانہ کی طرح شاہی سرپرستی میں عمل میں آیا۔ اگرچہ دونوں کتب خانوں کے قیام کا درمیانی وقفہ چار صوبوں پر محیط ہے لیکن ان دونوں کتب خانوں میں بعض امور میں کافی حدتک مماثلت پائی جاتی ہے۔ باوجود مطالعاتی مواد (مٹی کی تختیوں اور قرطاس مصی) میں اختلاف کے باوجود ماہرین نے ان دونوں کی اندرونی تنظیم، مواد کی درجہ بندی اور کتب کی پیداوار کے طریق کار میں کافی حدتک مطابقت موجود ہے۔ یہ

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ایف اے آئی کام بی اے بی کام بی ایڈ بی ایس ایم ایڈ ایم اے ایم ایس سی پی ایچ ڈی کی اسائمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اختیاری مشقوں کے لیے آکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

0334-5504551 Download Free Assignments from Solvedassignmentsaiou.com

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

کتب کانہ ایک کثیر المقاصد عجائب گھر میں قائم کیا گیا تھا جو کہ رصدگاہ، ادارہ علم الابدان، ادارہ نشر و اشاعت اور کتب خانہ کی عمارات پر مشتمل تھا۔ مورخین کے نزدیک اس علمی ادارے کو دنیا کی سب سے پہلی جامعہ یا سائنسی اکادمی ہونے کا اعزاز حاصل تھا۔

تحریری مواد

کتب خانہ اسکندریہ میں کتابوں کا ذخیرہ زیادہ قرطاس مصری (پپائرس) اور جھلی نما کاغذ کے رول یا پلندوں پر مشتمل تھا چونکہ مصری لوگ بہت پہلے قرطاس مصری کو بطور تحریری مواد دریافت کر چکے تھے۔ جس کی دریافت مصریوں کا نوع انسانی پر بہت بڑا احسان خیال کیا جاتا ہے۔ یہ ایک سستا اور دستیاب ہونے والا ذریعہ تحریر تھا۔ اس پر لکھنے کا آغاز حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کم و بیش چار ہزار برس پہلے عام ہو چکا تھا۔ اس پر لکھے ہوئے نوشتے رول یا پلندہ کی شکل میں ہوتے تھے اور ان کے دونوں کناروں پر دو گول لکڑیاں لگا دی جاتی تھیں جن پر انہیں نقشے کی طرف لپیٹ دیا جاتا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ صنعت کتاب سازی کی ترقی و فروغ کی خاطر بطلیموس سوم نے مصر سے قرطاس مصری کی برآمد ھف پابندی عائد کر دی تھی۔ اسی سے لفظ کاغذ یا پیپرس اخذ کیا گیا ہے جو آج بھی ایک تحریری مواد کا ذریعہ ہے۔

کتابوں کی تعداد

کتب خانہ میں کتابوں کی تعداد کے بارے میں اگرچہ اختلاف پایا جاتا ہے۔ تاہم مورخین اس بات پر متفق ہیں کہ اس زمانے میں اس عظیم کتب کانہ سے بڑھ کر کوئی دوسرا سرمایہ علمی موجود نہ تھا۔ بعض مورخین نے یہاں پر مسودات کی تعداد 2 لاکھ اور بعض نے 5 لاکھ بیان کی ہے۔ کچھ کے نزدیک یہ تعداد 7 لاکھ تھی کیلی ماکس کے بیان کے مطابق اس کتب خانے کے دو حصے تھے۔ بیرونی حصہ میں 42 ہزار اندرونی حصے میں چار لاکھ نوے ہزار کتابیں موجود تھیں جو کہ مصری، عبرانی، لاطینی اور دیگر زبانوں میں لکھی گئی تھیں۔ 50 ق۔م میں اس عظیم کتب خانہ میں سات لاکھ کتابیں موجود تھیں۔ اس کتب کانہ کی نصف کتابیں 47 ق۔م میں ''جولیس سیزر'' کے لشکر نے جلا کر خاکستر کر دیں۔

سوال نمبر4: اسلام میں علم کی کیا اہمیت ہے اور ذوق مطالعہ کا اس سے کیا تعلق ہے؟ دلائل سے بیان کریں۔

جواب۔

علم کیا ہے؟

عمومی طور پر علم کے معنیٰ ''جاننے'' کے لیئے جاتے ہیں۔ لیکن اسلامی ادبیات میں علم کے مختلف معنیٰ آتے ہیں اور علماء نے علم کی کسی قطعی اور جامع و مانع تعریف سے احتراز کیا ہے لیکن ان کی پیش کردہ سینکڑوں تعریفوں کو اگر ایک مکمل صورت دے دی جائے تو بھی ان کی تعداد خاصی ہو جاتی ہے۔ یہاں ان میں سے چند نمایاں تعریفات دی جا رہی ہیں:

☆ علم ایک صفت ہے جس کے ذریعے کسی شے کا ادراک حاصل ہوتا ہے اس لحاظ سے یہ ایک ذہنی عمل ہے صفت اضافیہ ہے۔

☆ علم ادراک یا تحصیل یا وجدان حقیقت ہے، علم ثبوت ہے علم احاطہ ہے، علم معنی النفس ہے علم اذہان النفس ہے، علم نام ہے، بیان و اثبات یا تمیز اور قطع کا یا تبین کا اور یہ، صفت النفس ہے، علم شکل ذہنی ہے، علم ذہن میں کسی شے کی صورت و شکل ہے۔ علم تحقیق ہے علم ایمان ہے علم اعتقاد ہے، علم تخیل ہے، علم رائے ہے۔ علم حرکت نفس کا نام ہے، علم معلوم کا خیال ہے، علم ضد ہے جہل کی علم وجدان ہے اور صوفیا اسے تجلی کہتے ہیں، علم معلوم کا خیال ہے۔ علم کلیات کی بصیرت کا نام ہے، علم ایک نور ہے جو خدا کی طرف سے انسان کے دل میں ڈالا جاتا ہے۔ علم شہادت ہے، خدا کے وجود کی اور اس کی حقیقت کی۔ علم بدیہی بھی ہے، اور اکتساب بھی۔ علم کشف سر ہے جو نفس کی گہرائیوں میں موجود ہے۔ لیکن ان تمام کثیر التعداد تعریفوں کے باوجود علم کی قطعی تعریف نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ امام غزالیؒ نے اپنی کتاب احیاء علوم الدین میں بھی کوئی حتمی تعریف پیش کرنے سے احتراز کیا ہے۔ البتہ انہوں نے فرمایا ہے کہ تعریف کی بجائے مثال اور تجزیہ سے نشاندہی کی جا سکتی ہے۔

علم کی تعبیر: علم مسلمانوں کے لیے عین دین ہے چنانچہ اسلام نے علم کو نور کہا ہے، روشنی سے تعبیر کیا ہے۔ نیز علم بدرجہ اول قرآن مجید اور احادیث کی روایت و حفاظت کا نام ہے۔ لیکن اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ان میں علم کی دوسری شاخیں بلکہ حقائق کائنات، مشاہدات اور صالح حقیقی کی صفتوں کے علم کی طرف اشارہ اور ان کے مطالعے کی ترغیب بھی موجود ہے۔ ایک حدیث میں آپ ﷺ نے علم قرآن کے حصول کو رحمت الٰہی کا موجب قرار دیا ہے۔ نیز طلب علم کو جنت کا ذریعہ ٹھرایا ہے اور دوسری حدیث میں آپ ﷺ نے علم و ہدایت کو جو آپ ﷺ کو خدا کی طرف سے بلا فراداں بارش سے تشبیہ دی۔ قرآن نے جہاں جگہ جگہ غور و فکر کی دعوت دی ہے وہاں بار بار یہ بھی جتایا ہے کہ ہم نے انسان کو آنکھ، کان، اور دل کی نعمت سے نوازا تو پھر وہ دیکھتا کیوں نہیں، سنتا کیوں نہیں اور وجدانی شعور کو کام میں کیوں نہیں لاتا۔

علم کی فضیلت اور اہمیت: قرآن مجید میں لفظ علم مختلف جگہوں پر 778 مرتبہ وارد ہوا ہے جس سے علم کی اہمیت و فضیلت کا اندازہ لگانا دشوار نہیں۔ حضور اکرم ﷺ پر جو سب سے پہلی وحی نازل ہوئی اس میں اللہ رب العزت نے حکماً کہا ہے ''پڑھ'' ارشاد حضور ﷺ کو ہوا اور مخاطب بھی حضور ﷺ ہی تھے۔ لیکن اس سے مراد پوری امت مسلمہ ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

"پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا پڑھ اور تیرا رب بہت کریم ہے جس نے قلم کے ذریعے سے علم سکھایا"۔

قرآن پاک میں ان آیات کے بعد ارشاد ہے:

"اس نے آدمی کو وہ سکھایا جو وہ نہیں جانتا" پھر الرحمن علم القران کی صورت میں علم کے متعلق بتلایا۔

ایک اور جگہ قرآن کہتا ہے:

ترجمہ: "اے پیغمبر لوگوں سے کہیے کہ کیا عالم اور جاہل دونوں برابر ہو سکتے ہیں"۔

قرآن کے بعد فرمان نبوی ﷺ جنہیں عرف عام میں حدیث کہا جاتا ہے مسلمانوں کے لئے بہت اہمیت کی حامل ہے۔ صحاح ستہ حدیث کی بہترین کتب میں ہیں ان کتب میں علم کے بارے میں مکمل ابواب میں جگہ دی گئی ہے جس سے علم کی فضیلت ظاہر ہوتی ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہر چیز کا کوئی نہ کوئی ستون ہوتا ہے اور اس دین کا ستون علم ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس کے نزدیک مسجد میں بیٹھ کر فرائض وسنت اور علم دین کی تعلیم دینا جہاد سے افضل ہے۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

ترجمہ: علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔

حضرت عبداللہ بن مبارک سے کسی نے پوچھا کہ آپ کب تک علم حاصل کرتے رہیں گے، جواب ملا موت تک۔

ذوق مطالعہ سے علم کا تعلق:

مطالعہ کی اہمیت: مطالعہ علم حاصل کرنے اور دنیا کو سمجھنے کا اہم ذریعہ ہے اس لیے تو اسلام نے پڑھنے پڑھانے پر زور دیا۔ حضور اکرم ﷺ نے علم فضیلت میں فرمایا کہ جو شخص علم حاصل کرتے ہوئے مر جائے گویا وہ شہید ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام کی مقدس جماعت نے علم کے حصول کو اپنا فریضہ بنا لیا تھا۔ اصحاب صفہ کا نام ان میں بہت اہم ہے۔ دور خلافت راشدہ کی اہمیت ایک لحاظ سے خاص واضح ہے کہ اس دور میں تعلیم و تعلم کی سرگرمیوں میں مزید اضافہ ہوا۔ بنو امیہ اور بنو عباس کے ادوار تو تاریخ میں سنہری ابواب کے طور پر یاد کیے جاتے ہیں۔ کوئی شخص یا قوم جتنی زیادہ مطالعہ کرنے والی ہوگی اتنی ہی وہ علوم پر حاوی ہوتی چلی جائے گی کیونکہ مطالعے سے اذہان کھلتے ہیں ترقی کی نئی راہیں ہموار ہوتی ہیں انسان میں تحقیق و جستجو کا مادہ پیدا ہوتا ہے اور اس کے تجسس میں اضافہ ہوتا ہے اور تجسس میں اضافہ اس بات کا محرک ہے کہ انسان نئی راہیں تلاش کرے۔

حضور اکرم ﷺ نے غزوہ بدر کے قریش اسیران سے کہا تھا کہ ان میں ہر شخص اگر دس مسلمانوں کو پڑھنا لکھنا سکھا دیں تو وہ قید سے رہا کر دیئے جائیں گے یہ کوئی معمولی بات نہ تھی۔ قرآن پاک نے اقراء پر بہت زور دیا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے ایک جگہ فرمایا کہ جو شخص قرآن کے ایک لفظ کا مطالعہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو دس نیکیاں دے گا۔ حضور اکرم ﷺ کی ہزاروں حدیثیں مطالعہ اور پڑھنے کے بارے میں ہیں۔ چنانچہ مندرجہ بالا حیثیت سے مسلمانوں میں مطالعہ کی عادت ڈالنا مقصود ہے۔ قرآن جتنا کوئی زیادہ پڑھے گا اتنا ہی اللہ تعالیٰ اس کی فہم و فراست میں زیادتی کریں گے اسی لیے حضور اکرم ﷺ کو حکم ہوا۔

وقل رب زدنی علما

تابعین اور تبع تابعین علم کے حصول کے لیے سینکڑوں میل مسافت طے کر کے جایا کرتے تھے۔

حضرت امام بخاریؒ کے بارے میں مشہور ہے کہ انہیں لاکھوں حدیثیں حفظ تھیں یہ سب اس لیے کہ وہ مطالعہ کرتے تھے تمام ائمہ کرامؒ کی تاریخ پڑھیں تو یہی ملے گا کہ انہوں نے ساری زندگی تعلیم و تعلم میں گزار دی اور تعلیم و تعلم ہی مطالعہ کا دوسرا نام ہے۔

مطالعہ کی عادت: یورپی ممالک میں سو فیصد لوگوں کو مطالعہ کا شوق ہے یہی وجہ ہے کہ وہ لوگ زیادہ ترقی کر گئے۔ ہمارے ملک میں ناخواندگی کے اعداد و شمار اس بات کی غمازی کرتے ہیں کہ مطالعہ ہماری قوم کی ضرورت ہے۔ مشکل یہ ہے ہماری آبادی کا 10% فیصد حصہ ایسا ہے کہ جسے باقاعدہ تعلیم کے مواقع میسر ہیں لیکن جہاں تک پڑھنے کی عادت کا سوال ہے باقاعدہ تعلیم بھی اب تک کوئی موثر کردار ادا نہیں کر سکتی ہے ہمارا پڑھنا اور پڑھانا ایک عادت کے تحت نہیں بلکہ ضرورت کے تحت ہے جبکہ ضرورت یہ ہے کہ مطالعہ عادتاً بھی کیا جائے۔

مطالعہ کے فوائد:

۱۔ مطالعہ سے انسانی شخصیت کی مخفی صلاحیتوں کو اجاگر ہونے کا موقع ملتا ہے۔ اور اس کی صلاحیتیں اور امکانات وسیع ہو کر سامنے آتی ہیں اور ذوق سلیم کو جلا ملتی ہے۔

۲۔ انسان کی معاشی، معاشرتی اور سماجی زندگی بہتر ہو جاتی ہے۔ بہتر انسان، بہتر شہری اور بہتر مذہبی انسان کے طور پر سامنے آتا ہے اس کی حیثیت کو ممتاز کرتا ہے۔

۳۔ انسان پانے ماحول و معاشرے، خاندان، اردگرد کے حالات کو بہتر طور پر متاثر کرنے کی صلاحیت پیدا کر لیتا ہے۔

۴۔ انسان اس غایت تخلیق کے قریب ہو جاتا ہے جس کے لیے اسے عالم وجود ودیعت کیا گیا ہے۔

۵۔ مطالعہ انسان کو شر، فساد اور تعصّبات سے دور رکھنے میں مدو معاون ہوتا ہے۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے ،ایم ایس سی ،ایم فل تک تمام کلاسز کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ،ایف اے ،آئی کام ،بی اے ،بی کام ،بی ایڈ ،بی ایس ،ایم اے ،ایم ایڈ ،ایم ایس سی ،پی ایچ ڈی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

۶۔ مطالعہ انسان کو خیر خوبی وحسن سے مزین کرتا ہے۔اور نیکی کرنا سکھاتا ہے۔اس لیے زندگی کی ترجیحات میں تبدیلی آتی ہے۔

۷۔ اوقات کا بہترین مصرف ہے۔کیونکہ خالی الذہن اور بے کار انسان کے قویٰ اور اعضا کمزور اور زنگ آلودہ ہوجاتے ہیں۔

۸۔ مطالعہ انسان کو وسعت نظر، وسعت قلب، فطرت اور وسعت رزق و وسائل بخشتا ہے۔

۹۔ مطالعہ سے زندگی کی جاذبیت بڑھتی ہے اور انسان ماضی سے آگاہ حال سے باخبر اور مستقبل سے پرامید ہوتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ مذہب اور تمدن معاشروں میں علم وتعلیم کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔دور جدید میں جب سائنس وٹیکنالوجی نے انسانی حیات میں معجزوں کے انبار لگا دیتے ہیں علم کا حصول انسان کا بنیادی حق اور بنیادی ضرورت قرار دیا جا رہا ہے۔

سوال نمبر 5: مندرجہ ذیل پر نوٹ لکھیں۔

(i) دور بنو عباس کے کتب خانے

(ii) بنوامیہ کے کتب خانے

جواب: (i) دور بنو عباس کے کتب خانے: بنوعباس کا دور حکومت علم و ادب کے لحاظ سے نمایاں ہے۔اس کا ذکر ہم ذیل میں کرتے ہیں۔ابو جعفر منصور فلسفہ، فقہ اور علم نجوم کا جید عالم تھا۔ہارون الرشید اور ماموں الرشید بھی اپنے وقت کے علماء میں شمار ہوتے تھے ان کے عہد خلافت میں فلسفہ اور طب کی بہت سے کتب کے ترجمے ہوئے۔علم کی اہمیت کو بھانپتے ہوئے اس نے علم کے فروغ کیلئے کاغذ سازی کے کارخانوں کو فروغ دیا۔صرف یہی نہیں بلکہ عوام کے مطالعہ کے شوق بڑھانے کیلئے خصوصی انتظامات کئے گئے۔اس کا نتیجہ بیت الحکمت کی شکل میں نکلا جس نے پورے عباسی دور حکومت کو چار چاند لگا دیئے۔دور عباسیہ کو اسلامی دنیا کا روشن ترین دور تصور کیا جاتا ہے۔عباسیوں نے علم کو کتب خانوں کی صورت میں محفوظ کیا اور رہتی دنیا کو یہ بات بتلا گئے کہ اگر ترقی کی راہوں پر گامزن ہوتا ہے تو کتب خانے اس کا واحد ذریعہ ہیں یہی وجہ تھی کہ مسلمان کو جو حقیقی عزت وتکریم اس وقت حاصل تھی وہ پھر لوٹ کر نہ آسکی۔

۱۔کتب خانہ امام محمد حسن بن شیبانی: امام محمد امام اعظم ابوحنیفہ کے ممتاز شاگردوں میں سے ہیں ان سے زیادہ دین کے بارے میں جاننے والا کوئی نہیں۔امام محمد نے اپنا ذاتی کتب خانہ بنایا ہوا تھا۔امام شافعی نے ان کے کتب خانے سے امام ابوحنیفہ کی کتاب ''الکتاب الوسط'' حاصل کی۔

۲۔کتب خانہ امام یحییٰ بن خالد برمکی: آپ خلیفہ ہارون الرشید کے نامور وزیر تھے۔آپ علم وادب کے رسیا تھے۔دوسری زبانوں کے علمی ذخائر کو اپنی زبان میں منتقل کرتے تھے۔علم کی سب سے بڑی کتاب ''المجسطی'' کا یونانی سے عربی میں ترجمہ کیا۔انہوں نے شاندار کتب خانہ قائم کیا اس میں اس قدر کتابیں تھیں جو شاید کسی بادشاہ کے ہاں بھی نہ ہوں بیت الحکمت میں بھی زیادہ تر ذخیرہ یحییٰ برمکی کی کتب کا تھا۔

۳۔بیت الحکمت ہارون ارشید عباسی: ہارون الرشید علم پرور اور مطالعہ کا شوقین تھا۔وہ کے سفر میں صندوق کتابوں کے ساتھ تھے۔تفریحی محل پر قاطول میں ایک ہزار سے زیادہ کتابیں رکھوائیں۔انہوں نے ہی بیت الحکمت کی بنیاد ڈالی۔جو دنیائے اسلام کا سب سے بڑا عوامی کتب خانہ ثابت ہوا۔یحییٰ برمکی نے ہندوستان سے پنڈتوں اور حکما کو بلا کر ہندوستان کا علمی ذخیرہ بھی بغداد میں اکٹھا کیا۔علان شوبی کو بیت الحکمت میں ترجمہ اور کتابت پر مقرر کیا۔بعد میں مامون الرشید نے اس بیت الحکمت میں ترجمہ اور کتابت پر مقرر کیا۔بعد میں مامون الرشید نے اس بیت الحکمت کو عروج پر پہنچایا۔مامون یونانی سے عربی زبان میں ترجمہ کرنے پر یوحنا بن ماسویہ کو کتاب کے وزن کے برابر سونا دیا کرتا تھا۔بیت الحکمت کی حیثیت یونیورسٹی کی سی تھی۔

۴۔کتب خانہ الفتح بن خاقان: الفتح بن خاقان فصیح البیان اور زیرک انسان تھے۔فارسی الاصل تھے۔ان کا نہایت شاندار کتب خانہ تھا۔اس میں کوفہ بصرہ سے فقہا عرب بغرض استفادہ کرتے تھے۔اس کتب خانے کو علی بن یحییٰ نے جمع کیا۔الفتح کو متوکل نے اپنا بھائی بنایا۔جو وزیر تھے۔جب کبھی متوکل کسی کام سے چلے جاتے تو الفتح کتاب آستین سے نکال کر پڑھنا شروع کر دیتے۔

۵۔حیدری کتب خانہ نجف اشرف: سیدنا علی مرتضیٰ کے مزار اقدس کے متصل ہونے کی وجہ سے حیدری کتب خانہ کہلاتا ہے۔صندالدولہ اس کتب خانے کا زبردست سرپرست تھا۔یہ کتب خانہ آج بھی موجود ہے۔کتابوں کی کوئی باقاعدہ فہرست نہیں ہے۔کتابیں اگرچہ پیش قیمت ہیں لیکن بے ترتیب ہیں۔فارسی و عربی کے نادر اور پیش قیمت کتب ہیں۔اس میں نہج البلاغہ کا نسخہ بھی ہے جو حضرت علی سے منسوب ہے۔

۶۔کتب خانہ مدرسہ نظام الملک طوسی: ابوالحسن علی بن اسحاق نظام الملک طوسی علوم عقلیہ کے سرخیل تھے۔ریاضیات کے بہت بڑے عالم تھے۔کئی شہروں میں مدارس قائم کئے اور علم کے لئے رغبت پیدا کی۔مسجد بغداد کا کتب خانہ بہت مشہور ہے جو کثیر اور نادر کتب کی بدولت مشہور تھا۔عبدالسلام بن محمد بن یوسف نے بہت سی نادر کتب اس کو دیں۔

۷۔کتب خانہ مدرسہ مستنصریہ:

مستنصریہ نے ۶۲۵ء میں ایک عظیم مدرسہ کی تعمیر شروع کرائی۔جو ۶۳۱ھ میں مکمل ہوا اس میں کتب خانے کے لئے خاص جگہ بنائی گئی اور ساٹھ گاڑیوں میں بھر کر کتب اس میں لائی گئیں۔اس میں عمدہ پیش قیمت اور نایاب کتب شامل تھیں۔ضیاالدین اور شیخ عبدالعزیز نے اس کتب خانے کا خاص اہتمام کیا۔عہد عباسیہ

Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com 0334-5504551

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے،ایم ایس سی،ایم فل تک تمام کلاسز کی ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک،ایف اے،آئی کام،بی اے،بی کام ،بی ایڈ،بی ایس ،ایم اے،ایم ایڈ ،ایم ایس سی،پی ایچ ڈی،ایف اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

کا سب سے عمدہ کتب خانہ تھا۔

(ii) بنو امیہ کے کتب خانے: بنو امیہ کے مشہور اور چیدہ چیدہ کتب خانوں کا ذکر درج ذیل ہے۔

ا۔کتب خانہ عبدالحکیم بن عمرو بن صفوان: عبدالحکیم نے ایک عمارت خاص کتب خانے کے لئے تعمیر کروائی۔اس میں ہر قسم کے علوم کے دفاتر کا آغاز ہوا۔لگا تار مطالعہ کے ساتھ کھیلوں کا بھی انتظام تھا۔یہ دنیائے اسلام کا پہلا کتب کانہ کہلاتا ہے۔یہ ہر خاص و عام کے لئے کھولا گیا۔

۲۔کتب خانہ بن عاص: حضرت بن العاص مشہور صحابی تھے ان کے صاحبزادے عبداللہ مشہور عالم تھے قران پاک کی کثرت سے تلاوات فرماتے۔علوم کی طلب میں بڑے مستعد تھے۔یہی وجہ ہے کہ انہوں نے وسیع کتب خانہ قائم کیا اور گہری نظر سے کتب کا مطالعہ کیا کتب خانے میں نادر معلومات کا انبار چھوڑا۔

۳۔کتب خانہ خالد بن یزید: خالد بن یزید عظیم صاحب علم تھے۔علم و حکمت کے ساتھ شاعری سے بھی خوب آشنا تھے۔انہوں نے فن کیمیاء پر ایک کتاب السرا البویع ف فک الدمن المنیع تحریر کی اس کے علاوہ کتاب الفردوس اور دیگر علمی رسائل ان سے منسوب کئے جاتے ہیں۔تاریخ اسلام کا پہلا شخص تھا جس نے علم طب نجوم اور کیمیا سے متعلق کتب کے تراجم کئے۔چنانچہ اس نے دمشق میں اپنا کتب خانہ قائم کیا۔انیسویں صدی میں جامع مسجد دمشق کے قبے سے عربی اور سریانی زبان میں چڑے پر تحریر کنندہ چند اوراق ملے جو اس کتب خانے کا پتہ دیتے ہیں۔خالد بن یزید کی وفات کے بعد یہ کتب خانے بنوامیہ کی تحویل میں رہے۔

۴۔کتب خانہ امام شاب زہری: ان کا شمار امام مالک کے اساتذہ میں ہوتا ہے۔حدیث نبوی ﷺ کو باقاعدہ مدون کیا ان کے پاس کتابوں کا بڑا ذخیرہ تھا جس میں ہر وقت لوگ مطالعہ میں انہاک رہتے تھے اور دنیا و مافیا سے بے خبر رہتے تھے۔

۵۔کتب خانہ ہشام بن عبدالمالک: ہشام تدبیر و سیاست ،بیدار مغزی اور حوصلہ مندی کے تمام اوصاف سے بہرور تھے۔خلیفہ ہونے کے ساتھ عالم بھی تھے۔امام زہری سے حدیثوں کا مجموعہ مرتب کرایا۔اور خزانہ الکتب میں داخل کروایا۔

۶۔کتب خانہ عبدالرحمان الداخل: جب عبدارحمان نے قرطبہ فتح کیا تو وہاں ایک کتب خانہ بھی بنوایا۔اور صاحب علم و ذوق اس کتب خانے سے استفادہ کرتے تھے۔

۷۔کتب خانہ الحکم ثانی: الحکم ثانی نہایت عالم فاضل انسان تھا۔تمام شعبہ ہائے علوم پر اس قدر کتب جمع کیں کہ اس سے پہلے کسی فرمانروا نے نہیں کیں۔انتقال کے بعد تمام کتب شہزادہ الحکم کے ہاں منتقل ہوئیں۔جن میں آباؤ اجداد کی کتب بھی شامل ہو گئیں۔اس نے تمام مشرقی دنیا میں وفد بھیجے۔اور نایاب کتب جمع کروائیں۔مشہور کتب فروشوں کی دکانیں بھی ان کا مرکز تھیں سب سے بڑا کتب خرہ ظفر بغدادی الحکم ثانی کے لئے کتب خریدتا تھا۔ابواسحاق بن مسلم بڑے تاریخ دان تھے اس نے اندلس کی تاریخ پر کتب جمع کیں۔وہ جامع الکتب ہی نہیں بلکہ اس نے چار لاکھ کتب کا مطالعہ کیا تھا۔بعد میں ان کے کتب خانے کی زیادہ تر کتابیں تباہ و برباد کر دی گئیں۔

سوال نمبر 6:سلاطین دہلی کے کتب خانوں کے متعلق تفصیل سے لکھیں۔

جواب: سلاطین دہلی کے کتب خانے:

سلاطین دہلی: سلاطین دہلی نے ہندوستان میں جگہ جگہ کافی تعداد میں تعلیمی ادارے جنہیں مکتب کہا جاتا تھا قائم کیے۔ان میں سے اکثر اعلیٰ تدریس کے اداروں کے ساتھ کتب خانے بھی موجود تھے۔ہندوستان میں سلطان محمود غزنوی (1019-1027) کی آمد سے کتب خانے کی ابتداء ہو چکی تھی کیونکہ اس کے ساتھ بعض نامور علماء اور صاحب قلم بھی ہندوستان آ کر علمی و تحقیقی و تبلیغی سرگرمیوں میں مصروف ہو گئے۔برصغیر میں پہلی شاہی لائبریری خاندان غلاماں کے مشہور فرمانروا ابلبن (1266-1286) نے قائم کی جس کو اس کے جانشینوں نے مزید وسعت دی جن میں التمش (1211-1236) جس نے دہلی میں ایک مدرسہ تعمیر کروایا۔اور ناصر الدین (1246-1266) قابل ذکر ہیں سلطان ناصر الدین کے قائم کردہ ''ناصریہ کالج'' (دہلی) کی شہرت ہندوستان سے باہر تک پھیلی ہوئی تھی۔اس کالج سے ملحق ایک وسیع کتب خانہ بھی موجود تھا۔سلطان علاؤ الدین خلجی (1296-1326) نے شاہی لائبریری میں بعض نادر مخطوطات کا اضافہ کر کے اس کی افادیت کو مزید وسعت بخشی اور مشہور عالم شاعر اور مسیقار امیر خسرو (1253-1325) کو اس شاہی کتب خانہ کا مہتمم اعلیٰ مقرر کیا گیا۔جس نے چھ سلاطین کے عہد تک خدمات انجام دیں۔اس روایت کو خاندان تغلق نے بھی جاری رکھا۔خاص طور پر محمد تغلق (1351-1388) کی سرپرستی اس ضمن میں قابل ذکر ہے۔

محمد تغلق کا کتب خانہ: سلطان محمد شاہ تغلق کا دربار علماء ،فضلاء ،شعراء اور ادبا کا مرکز تھا۔عہد تغلق کتب خانوں کے اعتبار سے خاص اہم ہے کیونکہ ہر مدرسہ کے ساتھ ایک کتب خانہ ضروری سمجھا جاتا تھا۔اس کے علاوہ محمد تغلق کا کتب خانہ بھی نہایت قیمتی تھا۔جس میں مختلف علوم فنون پر کتابیں موجود تھیں۔بادشاہ عالموں کو دعوت دیتا اور ان کی قدردانی کرتا تھا۔

فیروز شاہی کتب خانہ: فیروز شاہ تغلق نے اپنے دور حکومت میں عوام کی فلاح و بہبود اور مفاد عامہ کے متعدد منصوبوں کا آغاز کیا۔اس نے جا بجا مساجد ،مدارس ،مکتب اور کتب خانے قائم کئے۔وہ خود صاحب علم اور اہل قلم تھا۔فیروز شاہ کو کتابوں سے لگاؤ تھا۔اس نے کتب خانوں کی ترقی و توسیع میں بہت دلچسپی لی۔اس نے

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس ،پروپوزل ،پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک سے پی ایچ ڈی تک کی تمام کلاسز کی معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

اپنے کتب خانہ میں ایک اعلیٰ معیاری دارالترجمہ قائم کیا۔ جہاں رات دن مختلف مشرقی زبانوں سے فارسی اور عربی میں تراجم کا کام ہوتا تھا۔سلطان کے عہد میں سب سے زیادہ مدرسے کھولے گئے تو ان کے ساتھ کتب خانوں کا قیام لازمی قرار دیا۔

سکندر لودھی کا کتب خانہ (1489-1517): سکندر لودھی خاندان لودھی میں سب سے زیادہ قابل،معاملہ فہم اور دیندار بادشاہ تسلیم کیا جاتا ہے۔وہ علم کا بہت بڑا قدر دان تھا۔اس نے سنسکرت میں طب پر لکھی گئی کتابوں کا فارسی میں ترجمہ کرایا۔سلطان لودھی کتابوں کا بڑا شوقین تھا۔اس کے عہد میں قصر شاہی کے کتب خانہ میں نادر اور عمدہ کتابوں کا کافی ذخیرہ موجود تھا۔

سوال نمبر7:قومی تعلیمی کمیشن رپورٹ 1959ء میں کتب خانوں سے متعلق سفارشات کا جائزہ لیں۔

جواب:

قومی تعلیمی کمیشن رپورٹ 1959ء:

تعارف: کسی قوم کی ترقی وتنزل میں تعلیم کا نہایت ہی اہم مقام ہے۔چنانچہ اس اہمیت کے پیش نظر قائد اعظمؒ نے حصولِ آزادی کے صرف ایک ماہ بعد ہی قومی تعلیمی کانفرنس طلب کی تاکہ تعلیمی مساعی کی ایک سمت متعین ہو سکے۔پاکستان میں تعلیم کی ناگفتہ بہ حالت کے پیش نظر صدر پاکستان نے اپنی حکومت کے ابتدائی کارنامے کے طور پر ایک تعلیمی کمیشن قائم کیا تاکہ تعلیمی اصلاحات کی جا سکیں۔قومی تعلیمی کمیشن کا قیام وزارت تعلیم حکومت پاکستان کی قرارداد کے تحت عمل میں آیا اور اس سلسلے میں 30 دسمبر 1956ء کو ایک مراسلہ نمبر ایف۔16۔9۔58۔ای۔3 جاری ہوا۔کمیشن کی غرض وغایت جیسا کہ مراسلہ مذکورہ کی اولین سطور میں قلمبند ہے کہ:

"پاکستان کا موجودہ نظام تعلیم قوم کی احتیاج وضروریات کو پورا کرنے کیلئے کافی نہیں۔اس لئے ضروری ہو گیا ہے کہ ایک بااختیار ادارہ قائم کیا جائے جو لوگوں کی تمناؤں اور ملک کی معاشرتی اور اقتصادی حالت کے مطابق نظام تعلیم کا جائزہ لے اور مختلف مدارج پر نظام کی مربوط ومتوازن ترقی کو یقینی بنانے کی غرض سے اس کی تشکیل وتنظیم نو کے لئے مناسب تجاویز وتدابیر پیش کرے۔"

5 جنوری 1959ء کو کمیشن کا افتتاحی اجلاس ایوان صدر کراچی میں منعقد ہوا اور 26 اگست 1959ء کو کمیشن نے اپنی جامع رپورٹ صدر پاکستان کی خدمت میں پیش کی۔

شفارشات:

1۔ اعلیٰ تعلیم اور کتب خانے: "حصول آزادی کے بعد سے اعلیٰ مدارج تعلیم کی اہمیت بہت بڑھ گئی ہے کالج کھل گئے اور موجودہ کالجوں کی توسیع کردی گئی ہے لیکن ان میں مناسب سہولتیں فراہم نہیں کی گئیں جن سے معیار تعلیم بہت گر گیا ہے اب اس رجحان کو بدلا جائے اگر کالجوں اور یونیورسٹیوں میں عملہ کم ہے اور معیار پر پورا نہیں اترتا،کلاس روم لیبارٹریز اور لائبریریاں بہت معمولی ہیں تو قوم بھی اسی طرح غریب رہے گی"۔اس شعبہ میں درج ذیل شفارشات دی گئی ہیں۔

ا۔ یونیورٹیوں اور کالجوں کے کتب خانوں کو وسیع ہونا چاہیے جو طلباء اور اساتذہ کی ضرورت کے لیے دیر تک کھلے رہیں۔

۲۔کتابوں کی سالانہ خریداری کے معیار میں اضافہ کیا جائے محدود ذرائع کے بہتر سے بہتر استعمال کے اصول کے پیش نظر عمدہ کتب کا انتخاب کیا جائے۔

۳۔ اساتذہ کو اپنے طلبہ میں مطالعہ کا شوق پیدا کرنا چاہیے اور رہنمائی کرنی چاہیے۔

2۔ پیشہ ورانہ تعلیم اور کتب خانہ: اس شعبہ میں درج ذیل سفارشات دی گئیں

(i) زرعی تعلیم: حیوانات کی افزائش نسل کے کالج فی الحال تحقیق کے کاموں کے لیے موزوں نہیں لائبریریاں اور لیبارٹریوں کی مناسب سہولیات میسر نہیں اور نہ ہی مختلف شعبے اس طرح منظم ہیں کہ عملے کو تحقیق کرنے میں مکمل مدد مہیا ہو سکے۔یعنی ان میں بعض سہولیات بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔

(ii) میڈیکل کی تعلیم: میڈیکل کالجوں میں کثیر تعداد میں کتب خانے ہونے چاہئیں

(iii) ثانوی تعلیم اور کتب خانے: کتب خانے اور ان کی سہولیات میں اضافہ کیا جائے کیونکہ ہمارے بہت ہی کم سکول ایسے ہیں جہاں ایسی سہولیات میسر ہیں۔

(iv) تعلیم بالغاں اور کتب خانے: ایسے افراد جہاں ناخواندہ افراد ذاتی خطوط پڑھنے لکھنے کے خواہاں ہوں انہیں رسالوں اور کتابوں کی شکل میں ایسا مواد بہم پہنچایا جائے جو انکی دلچسپیوں کے مطابق ہو۔اس مواد کی مناسب درجہ بندی کی ضرورت ہے یہ مواد دیہاتوں تک لائبریری کے ذریعے بہم پہنچایا جائے۔

(v) ثقافتی ورثہ اور کتب خانے واشاعت کتب: ملک میں مطلوبہ پڑھنے کا مواد بہم پہنچانے کے لیے اور لوگوں میں وسیع پیمانے پر کتابوں کی مانگ پیدا کرنے کے لیے جس سے اس کی اشاعت سستی ہو جائے منظم کوششوں کی ضرورت ہے کتب کی اشاعت کے لیے مالی امداد دینی پڑے گی اور ایسے حالات پیدا کرنے پڑیں گے جن سے لائبریریاں مفید طور پر کام سرانجام دے سکیں۔

(vi) مذہبی تعلیم اور کتب خانے: یونیورسٹیوں کے تدریسی شعبوں کے علاوہ ملک کے ہر بازو میں ایک ادارہ درسیات اسلامیہ ہونا چاہیے جس میں اس کی اپنی

میٹرک ،ایف اے،آئی کام ،بی اے،بی کام ،بی ایڈ،بی ایس،ایم اے،ایم ایڈ،ایم ایس،ایم فل ،پی ایچ ڈی اسائمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اسائنمنٹس کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com 0334-5504551

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

جدید ترین کتب پر مشتمل لائبیر یری اور تحقیقات کی اشاعت کے انتظامات ہوں۔

(vii) محکمہ لوکل باڈیز سے کہا جائے کہ وہ معاشرتی رفاعی اداروں کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے لوگوں کے فائدے کے لیے لائبیر یریاں بنا کر بندوبست کیا جائے۔

(viii) **فلمی لائبریریاں:** ایسی فلموں کی درآمد کے لئے جو سکولوں اور کالجوں میں استعمال کی جاسکیں محکمہ تعلیم کے توسط سے فلمی لائبریریاں بنا کر بندوبست کیا جاے۔مرکزی مقامات پر فلمی لائبریریاں اور مراکز تقسیم کرنے چاہئیں۔

(ix) **کردار کی تعمیر اور کتب خانے:** طلبہ میں ذاتی ذمہ داری اور دیانت داری کا احساس پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔چھوٹے چھوٹے مشترکہ فنڈ کھول کر طلباء کے سپرد کے دیپئے جائیں اور طلبہ کے لیے آپ ہی آپ کتابیں لکال کر پڑھنے کی لائبریریاں قائم کرنی چاہئیں۔

(x) **درسی کتب کی لائبیر یریاں:** تعلیم کے بااختیار حلقوں کی طرف سے درسی کتابوں کی لائبریریاں قائم ہوں جہاں پر غیر ملکی درسی کتابوں کے بکثرت نمونے ،اسکولوں کی مطبوعات سے متعلق مضامین پر مشتمل ادب اور سکول کے نصاب میں شامل مختلف مضامین پر حوالہ جاتی مواد کا ہونا لازمی ہو۔

(xi) **لائبریریوں کی تربیت:** لائبریریوں کی تربیت اور مناسب شرائط ملازمت کا معقول بندوبست کیا جائے پہلی دس سفارشات مختلف شعبوں سے متعلق لائبیر یریوں کی ترویج وترقی کے بارے میں ہیں آخری سفارش لائبریرین کی ٹرینگ اور شرائط ملازمت سے متعلق ہے۔

کاشان اکیڈمی
0334-5504551
Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔